اللہ تعالے بذات قدیم ابنی کے موجود ہی اللہ تعالی کی پیدا کرنے سی ظہور تمام کا پردہ عدم سے وجود مین ہوا پس اللہ تعالی قدیم اور ازلی ہی اوسی کے واسطی بقا اور ہمیشگی ہی اور تمام اشیاء نو پیدا حادث ہین انکے واسطے بقا نہین فنا ہی اللہ تعالی استحقاق عبادت اور واجب الوجود ہونے مین یگانہ ہے شریک اپنا نہین رکہتا پس واجب الوجود ہونا اور استحقاق عبادت دوسرے کے واسطی نہین اللہ تعالے متصف بصفات کاملہ ازل سی ہی اور اون کا قیام اللہ کے ذات کے ساتہہ ہی منجملہ انکے حیات وعلم وقدرت وارادہ وسمع وبصر وکلام وتخلیق سبحانہ تعالے صفات ناقصہ سی بری ہی اور لوازم جواہر واجسام واعراض سی پاک ہی زمان ومکان وجہت مخلوقات وحادث ہین مکان حادث ومخلوق خالق وقدیم کے واسطی نہین ہوسکتا زمان اور مکان وعرش وماسوای عرش مخلوقات ایزدی ہین عرش کہ صفائی ونورانیت مین ممکنات سی برتر ہی چونکہ ظہور عظمت وکبریائی خالق جل وعلا اوسپر ہوتا ہی اسوجہ سے اوسکو عرش اللہ کہتے ہین ورنہ عرش وماسوای عرش بہ نسبت سبحانہ تعالی یکسان وبرابر ہین ونیز سبحانہ تعالے جسم وجسمانی وجوہر وعرض ومحدود ومتناہی وطویل وعریض ودراز وکوتاہ وتنگ وچوڑا نہین ہی ۔ صاحب وسعت ہی کہ فہم وادراک ہماری سے بعید ہے اور محیط احاطہ عقل ہمارے سے دور اور قریب ہی کہ بدریافت حال قرب کے

شغل ہماری عاجز اور ہماری ساتھہ ہی کہ معیت مشہور ہے ہم ایمان لای ہین
کیفیت سی ناواقف ہین اللہ تعالے محیط اور قریب اور ہمارے ساتھہ ہی مگر کیفیت سی ناواقف
ہین جو شخص علم کیفیت کا قائل ہی مذہب مجسمہ مین قدم رکھتا ہی سبحانہ تعالے
کسے کے ساتھہ متحد نہین اور نہ کوئی شی اوسکے ساتھہ متحد ہی اور نہ اللہ تعالے
مین کوئی شی حلول کی ہوئی ہی اور نہ اللہ تعالی کسے شی مین حال ہی تجزے
و تبعض و تحلیل و ترکیب سبحانہ تعالے مین ممنوع و محال ہی عقاید عظیم
مصنفہ شاہ محمد رمضان علیہ الرحمۃ جو باہتمام مولوی عبدالشکور صاحب کے
مطبوع ہوئی ہی اوسکے صفحہ ۱۷۰ مین مفصلاً حال حلول کا مذکور ہے
ارشاد فرماتے ہین - حلول اوسکو کہتے ہین کہ دو چیز جسم کی پتلے آپس مین ایسی
گھل جاوین کہ کوئی ڈھونڈھی تو جدا ای نہ پاوی اس مین ایک دوسرے کا
باس ہو گیا کہ اللہ تعالے کی ذات کو ایسی پتلی سمجھی کہ ڈالی تو پڑی اس جسم
سی اللہ تعالے پاک ہی اور جو کوئی یون کہے اللہ تعالی ہماری مین ایسا ہی جیسا
دودھ مین یا شربت مین شکر ہوتی ہے تو کفر ہے کیونکہ اللہ تعالے جسم سی پاک
ہے فقط دوم اتحاد اوسے کہتے ہین کہ ایک سخت جسم دوسری سخت جسم مین
ملکر ایک ہو جاوین جیسے آدمی مین منی ماباپ کی یا جیسے دو درخت ملکر ایک ہو
جائین یا مٹی ہو جائین ایسا بہت سمجھنا کفر ہے کیونکہ اتحاد دو ہوتا ہے دو
چیزون کا کہ جسم رکھتے ہون جسم وہ ہوتا ہے کہ لمبا و چوڑا و ڈھنگ ہوا اور

اللہ تعالی اس جسم سی پاک ہی سویم اتحاد وسی کہتی ہین کہ جیسے بعضے بیجیا
کوئی کہتا ہے کہ سب چیز اللہ ہین اور مین اللہ ہون یہہ نہ کہا چاہیے بلکہ اللہ
تعالے اوسکا نام ہے کہ قدیم ہوا اور دنیا ساری نئی ہی ہی اور اللہ تعالے وہ
ہوتا ہے کہ جس مین سب صفتین ہون اور پوری ہون کہ جس مین نقصان
نپایا جاوی اور جسنے بنا اللہ اللہ کہا وہ کافر ہوا چہارم کلی طبعی کہ جیسے کوئی
کہی کہ ہماری مین اللہ ایسا ہے کہ جیسے سب آدمیون مین جنکا اوسکا نام انسان
ہے اور کوئی آدمی ایسا نہین جو انسان نہین اور بدن نہین وہ کسی ہی ذرہ
کا نام یہہ نہین جسکا نام انسان ہو تو جو کوئی اللہ تعالی کو ایسا کہی وہ کافر ہوا
سبحانہ تعالے کے واسطی کوئی مثل نہین اور کوئی کفو اور زن و فرزند اللہ کے
واسطی نہین ذات و صفات سبحانہ تعالی بیچون و بیچگون لاشبہ و بی نمونہ ہے
عقل کو رسائی نہین۔ درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار * کہ پیدا نشد تختہ بر کنار
* توان در بلاغت بسحبان رسید * نہ در کنہہ بیچون سبحان رسید * ہان
اسقدر ہم جانتی ہین کہ اللہ تعالے موجود ہے اور باسما و صفات کاملہ کہ بیان
اوسکا فرمایا ہے متصف اور جسقدر کہ مضمون ہماری ذہن مین آتی ہین اللہ تعالے
اوسی بالا و منزہ ہی   ہر چہ در اندیشہ ناید آن خدا است * لا تدرکہ الابصار
بینائی اوسکے نہین پاسکتے۔ جو اسما الہی شرعی سماعی ہین یعنی جو سنے گئی
صاحب شرع سی اونکا اطلاق فرمانا پڑا ہی جیسے جواد اوسکا اطلاق بوجہ

سماعت اوسکے شمہ ثابت اللہ پر چاہی اور سمیع کا لفظ جو نکہ سنا گیا اوسکا اطلاق
اللہ تعالے پر نہ چاہی سبحانہ تعالے جیسا خالق بندونکا ہی ویسا ہی خالق
افعال بندونکا ہی خواہ خیر یا شر ہوں سب بتقدیر ایزدی ہین لیکن خیر سے
راضی اور شر سے ناراض ہی اگرچہ دونون فعل بمشیت وارادت ایزدی ہوتے
ہین مگر شر تنہا کو بنظر ادب حق سبحانہ تعالے کے طرف نسبت نہ کرنا چاہی
خالق خیر و شر یا خالق کل کہنا چاہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم
انبیا ہین اور دین محمد رسول اللہ ناسخ ادیان سابقہ ہے اور کتاب اوسکے بہتر بین
کتب ماتقدم اور اوسکے شریعت کے واسطے کوئی ناسخ نہ ہوگا تا قیامت باقی
رہیگی اور جبکہ عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام نزول فرماوینگے عمل بشریعت محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرینگے بطور امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہونگے اور جو کچھہ علیہ الصلوۃ والسلام نے احوال آخرت سے خبر دی ہی سب
حق ہی اور عذاب قبر و ضغطہ قبر او رسوال منکر نکیر قبر ہین اور فنا ہی عالم اور
پہٹنا آسمان اور منتشر ہوجانا ستارونکا اور پارہ پارہ ہوجانا زمین اور
پہاڑونکا اور اوٹہہ جانا اونکا اور حشر و نشر اور اعادہ روح کا جسم مین اور
زلزلہ و ہول قیامت و محاسبہ اعمال اور گواہی دینا دست و پا کا اعمال کنندہ پر
اور رکہنا میزان حسنات و سیئات کا کہ ذریعہ اوسکے وزن کیا جاویگا اور
اورکمی زیادتی حسنات و سیئات بسبب اوسکے معلوم ہوگے اگر پلہ حسنات

گران آیا نجاست ہی اور اگر خفیف ہو اطلاعت خسران ہی اور ادوگر آنا تاوہای
اعمال کا دائمین ہاتھہ اور بائین مین اور شفاعت انبیا اور صلحا علیہم الصلوات
والتسلیمات اولاً وثانیاً مومنین گنہگار کے واسطی باجازت مالک یوم الدین جل
سلطانہ ثابت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شفاعت واسطے
اون لوگونکی ہی جو مرتکب گنہ کبیرہ کے ہونگے اور پل صراط کہ پشت دوزخ پر کہینچ
گے اور مومنین اوس پل پرسے عبور کرکے بہشت مین جاوینگے اور کفار
پاؤن سی لغزش کہا کر دوزخ مین جاوینگے پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام
نے فرمایا کہ قوم بنی اسرئیل کے ۷۲ فرقے تہی تمام ناری اور ایک اونمین سے
جنتی اور عنقریب کہ میری امت کے ۷۳ فرقے ہونگے ۷۲ ناری اور ایک جنتی
صحابہ رضی نے دریافت فرمایا یارسول اللہ وہ لوگ جنتی کون ہونگی ارشاد فرمایا
جو میرے اور میری اصحاب کے طریقہ پر ہونگے وہ لوگ جنتی ہونگے اور اب وہ
فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعۃ ہی کہ ملتزم متابعت آنسرور علیہ الصلوۃ
والسلام اور متابعت اصحاب آنسرور علیہم الصلوات والتسلیمات کے ہین جو
اس فرقہ سی علیحدہ ہی ناری ہی۔ اللہم ثبتنا علی معتقدات اہل السنۃ والجماعۃ
وامتنا فی زمرتہم واحشرنا معہم ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا
من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب بعد درستی اعتقاد کے نماز پنج وقتہ فرائض
وواجبات وآداب کو لحاظ کرکے جیسے وقت قیام کے نظر سجدہ کے جگہہ وقت

رکوع نظر پشت پا پر وقت سجدہ نظر مقدم بینی پر اول سلام مین نظر داہنی
مونڈھی پر اور دوسری سلام مین نظر بائین مونڈھی پر واسطی تحصیل انکسار
وعاجزی کے رکھنی اور باجماعت بطریقہ مسنون ادا کرنی چاہیئی تاکہ حبل
المتین اسلام حاصل ہو اور جاننا چاہیئی کہ اول رکن اسلام ایمان اللہ پر اور اسکے
رسول محمد علیہ الصلوۃ والسلام پر لانا دویم رکن نماز کہ فارق درمیان
کفر اور اسلام کے نماز ہی سویم زکوۃ جبکہ حاجت اصلیہ یعنی اوسقدر کہ
بوجہ اوسکے ہلاک ہونے سے محفوظ رہی فارغ ہو اور نصاب مقررہ پر ایک
سال کامل گذر گیا ہو مسلمان عاقل بالغ جو کسیکا غلام نہ ہو اوسپر واجب ہی
بشرطیکہ کوئی باغ نہو چہارم روزہ ہی رمضان عاقل بالغ پر فرض ہی یوم الشک
یعنی تیس تاریخ شعبان کو روزہ احتیاطی نہ رکھنا چاہیے ساتھ اول نیت کا
وقت فجر ہی ہونا چاہیے اگر رات سی نیت کریگا درست ہی زبان سی نیت
کرنا مسنون دل سی ارادہ روزہ کیواسطی شرط ہی مسئلا ایسے پیشہ والا
کہ اگر تمام روز محنت کرکے روزہ رکھی عاجز ہو جاتا ہے چاہیے کہ نصف
روز کام کرے جیسے روٹی پکانی والا - اتنے صاف ظاہر معلوم ہوتا ہے اگر
زمیندار اس نظر سی کہ ہل چلاؤنگا روزہ ترک کری درست نہین - اگر
موسم گرما ہو اور درحالت ہل چلانے کے روزہ رکھنی سے ماندہ ہوجاتا ہے تو
چاہیے کہ نصف روز چلتی رہی اگر یہہ بات کہی کہ آدہی روز کام کرونگا تب

بہی روزہ نہین رکہہ سکتا عند الشرع کاذب تصور کر کے روزہ رکہنی کا حکم دیا جاویگا مسئلہ اس حالت مین کہ نہانی کے حاجت تہی صبح کو نہا اگرچہ تمام دن اس حالت مین رہا روزہ نہین جاتا یا کسے کی غیبت کری یا بعد تمضمضہ کی تری موںہہ مین رہی اور تہوک کی ساتہہ نگل گیا روزہ نہین جاتا سر مین تیل ڈالنا اور سرمہ لگانا بحالت روزہ درست ہی پنجم حج بیت اللہ درصورتیکہ فرضیت حج کو جانتا ہو بدن سی تندرست ہو صاحب بصارت ہو اور قیدی نہ ہو بادشاہ ظالم کا کہ حج سی منع کری خوف نہ ہو سواری ہم اشیاء ضروری مثل مکان و نان نفقہ عیال سی تا واپسے فارغ ہو زاد راہ رکہتا ہو راستہ مین امن ہو اگرچہ رشوت دیکر حاصل ہو بالغ عاقل مسلمان ہو غلام کسیکا نہ ہو اوسپر فرض ہی عورت کی ساتہہ خاوند یا محرم عاقل بالغ کہ فاسق نہ ہو ہونا چاہی اگر بدون محرم عورت نے حج کیا بکراہت درست ہوجائیگا خاوند کو حجۃ الاسلام سی بیوی کو روکنا درست نہین سب عبادتون مین جامع ترین و فاضلترین عبادت نماز ہی جبتک بچہ بیرون آرا زجسم نمازی سرمزن چون مرغ بی تعظیم بازند روز قیامت اول محاسبہ نماز کا ہوگا اگر محاسبہ نماز درست آیا سب معاملات باسانی طی ہوجاوینگے اہل اسلام خاص و عام غربا و امرا کو لازم ہی جہانتک ہوسکے ممنوعات شرعیہ سی اعراض کرین اور ناپسندیدہ حق سبحانہ تعالے کو اپنی حق

شریف مرقوم الذیل صریح وال ہی عن سلمان الفارسی قال سئل

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن السمن والجبن والفرا فقال الحلال

ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فہو مما عفی عنہ

ترجمہ سلمان فارسی سے روایت ہی کہا سوال کئے گئے رسول اللہ صلے اللہ

روغن زرد اور پنیر اور پوست سے فرمایا حلال وہ ہے جو حلال کردیا اللہ تعالے نے اپنے

کتاب میں اور حرام وہ ہے جو حرام کردیا اللہ نے اپنے کتاب میں اور جو چیزیں اللہ تعالے چپ ہیں تمہارے

واسطے معاف ہی اور اسی نظر سے فاضل جلیل جناب مولانا محب اللہ بہاری

اپنی کتاب مسلم الثبوت میں ارشاد فرماتے ہیں مسئلہ الاباحۃ حکم شرعی لانہ

خطاب الشرع تخییراً والاباحۃ الاصلیۃ فرع مسئلۃ لانہ کل ما عدم فیہ

المدرک لاحرج فی فعلہ وترکہ فذلک مدرک شرعی بحکم الشرع بالتخییر الخ

اور علامہ ابن عابدین رد المحتار حاشیہ در المختار میں فرماتے ہیں اقول و

صرح فی التحریر بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمہور من الحنفیۃ

والشافعیۃ انتہی مقدمہ پنجم کے فعل وعمل من حیث الاطلاق یا من حیث

تعیین کو مقید شرعی سے بدل دینکو بدون دلیل شرعی کے بدعت ہی

کہتے ہیں مقدمہ سوم کے رو سی یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ جن افعال

و اعمال کے مراتب شرعیہ مقرر کرتے ہیں ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم

باہم مختلف ہیں مثلاً سورہ فاتحہ کے لئے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرما

مین مرتبہ فرضیت کا تجویز کیا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مرتبہ وجوب کا
تجویز کیا انمین کوئی ایک دوسری کو بدعتی یا اونکے اس تغیر مرتبہ کو بدعت
نہین کہہ سکتا اس لیئے کہ ہر ایک نے اپنی فہم کے موافق جو عند اللہ معتبر ہے
کتاب و سنت سے استنباط کرکے مرتبہ مقرر فرمایا ہے۔ مقدمہ تشریع کے
حکم شرعی کے بدل دینیکے دو طریق ہین ایک حقیقتاً یعنے ایک فعل مباح
ہے اور اسکے وجوب یا ندب یا حرمت وغیرہ کا صریح معتقد ہو یا
یا اوسکا عکس کر دیا اور جو فعل نفس طبیعت کے رو سے مندوب یا واجب
ہو اور من حیث التعین اور تشخص کے رو سے مباح ہو یا جود امکان تحقق
افراد کثیرہ کے اور اوقات متعددہ کے اوسکے وضع معین اور ہیئت معین کو
بدون کسی وجہ خارجی کے لازم کر لیا اوسکے حق مین بحکم شریعت ظاہرہ
بدعت حکمی قرار دیا جاویگا ہان اگر اوس وضع معین کا التزام کسی وجہ خارجی
یا ضرورت دیگر کی وجہ سے کر لیا ہی تو یہ التزام اوس شخص کے حق مین بدعت
نہ ہوگا مثلاً کسی شخص نے روز جمعہ ہی کو واسطے وعظ کے مقرر کر لیا اس
نظر سے کہ اوس دن لوگونکا اجتماع مشکل نہین ہے یا کسی نے زیارت
بروز جمعہ بوقت صبح کے مقرر کرے اس نظر سے کہ اوسکو اوسیوقت فرصت
ہوتی ہے پس یہ التزام اوسکے حق مین ہرگز بدعت نہین ہونگے ہاں یہ
ان دونون قسم کے التزام مین تفرقہ ہر شخص اپنی قلب سے خوب کر سکتا ہی

بعد تمہید ان مقدمات کے اصل سوالونکا جواب دیا جاتا ہی کہ فخر کونین

سید المرسلین حبیب رب العالمین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر شریف اخلاق اور نفس طبیعت کے

رو سے خواہ ربیع الاول خواہ رجب مین خلوت مین یا مجالس مین

نظم مین یا نثر مین عربی مین یا اردو مین بلاشک وشبہ عبادت ہی افضل

ترین اور ایک سبب ہی اسباب نزول رحمت سے اور من حیث التعیین

والتشخص یعنی بالخصوص ماہ ربیع الاول مین اور ایک جلسہ عام مین مع

دیگر خصوصیات مثل تقسیم شیرینی واستعمال عطریات وگلاب پاشی کے

بحکم مقدمہ چہارم مباحات کی قبیل سے ہے - در بارۂ قیام اور بعض کتب احادیث

مین مذکور ہی کہ بعض صحابی رضی اللہ عنہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کو بنظر تعظیم حدیث نبوی کے حدیث کو کہڑے ہوکر لیتی تہی اور سیکہتے

تہی - جیسے کہ آب زمزم کہ یا باقی ماندہ پانی وضو یا بزرگ کے بچی ہوئی

پانی کو جسمین سے اونہون نے نوش فرمایا ہو تعظیما کہڑے ہوکر پیتی ہین

یا فرمان بادشاہ اہل اسلام کو تعظیما کہڑے ہوکر لیتی ہین اسی طور پڑہنے والا

حال ولادت باسعادت کا مناقب رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو پڑہنا

پڑہنا جبکہ خاص ذکر ولادت باسعادت کو پڑہنا چاہتا ہی تو اسوقت اوس

ذکر معظم کو بنظر تعظیم اوس ذکر معظم کے کہڑا ہوکر پڑہتا ہی اور سننے والے

بنظر تعظیم عالم پیش ہونے والے کے کھڑی ہو جاتی ہین پس یہہ کھڑا ہونا جسکو
قیام تعظیمی کر کے تعبیر کرتے ہین بحکم مقدمہ چہارم و نیز بنظر تمثیلات مذکورہ
از قبیل مباحات و مستحسنات شد ہے اور ایک روایت درباره اسکے یہہ
ہے ہی کہ فرمایا رسول خدا علیہ الصلواۃ والسلام نے من رآنی فقد رای الحق
ترجمہ جس شخص نے مجھے خواب مین دیکھا پس حق دیکھا یعنے مجھکو ہے
دیکھا میری صورت مین شیطان متمثل نہین ہو سکتا پس صوفیان باصفا
معتقد اس بات کے ہین جیسے کہ خواب مین زیارت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ
الصلواۃ والسلام ہوتی ہی ایسے ہی وقت ذکر ولادت باسعادت آنسرور کے
روح پاک کی ہمکو زیارت ہوتی ہی لہذا قیام تعظیمی کرتے ہین اور فرماتی ہین
در حق منکر شجر درخت سبز داند قدر باران :: تو چوب خشک باران را چه دانی
واللہ اعلم بالصواب شعر اولیا را ہست قدرت از الہ :: تیر گشتہ باز گردانند
زراه :: جواب سوال دویم جاننا چاہیے کہ ایصال ثواب بالاتفاق اہل سنت
والجماعت کے نزدیک ثابت ہی یعنی کلام اللہ پڑھ کر یا طعام یا کپڑا للہ دیو ہی
اوسکا ثواب مردہ کی روح کو بخشے بلا شک و شبہ اوسکا ثواب مردہ کو پہونچتا ہی
خصوصاً کلمہ طیبہ کہ اسکے فضیلت ظاہر و عیان ہے زیادہ بیان اسکے کچھ حاجت
نہین کتب احادیث اسکے فضیلت سے پر ہین ایک حدیث کا تھوڑا
حصہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ عوام اسکے فضیلت سے بیخبر نہ رہین فرمایا

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے من قال لا الہ الا اللہ فدخل الجنۃ ترجمہ جس شخص نے
بصدق دل کہا لا الہ الا اللہ پس داخل ہوا جنت مین سبحان اللہ ایکبار کلمہ
طیبہ کی کہنے مین یہہ مرتبہ حاصل ہوتا اگر چہتر ہزار مرتبہ یا زیادہ بار پڑہکر
اس کلمہ طیبہ کا ثواب بخشا یا دی کیونکر وہ میت دوزخ مین جلیگا ہرگز نہین
چنانچہ شاہ رمضان افتاب سروری ؛ پاے منا سنت پیغمبر سے
آخر گفت مین فرمائی ہین - ابیات کہ جو بخشے چہتر ہزار ؛ کوئے کلمہ طیب کا
مردہ کے شمار ؛ گناہون سبب جو گئے دوزخ مین ؛ نکلتا آئی دوزخ سے
باہر وہی ؛ سوال چنون پر کیون پڑہتے ہین - جواب - چنی سادہے
بارہ سیر چہتر ہزار گنے شمار کے واسطے مقرر کئے گئے ہین - فائدہ اس مین
یہہ ہی جو کہ شمار چہتر ہزار کلمہ طیبہ بذریعہ اسکے ہوچکا ان چنون کو حاضرین
مین تقسیم کردیتی ہین تا حاضرین مین امیر اور ایسے غریب بہی ہوتے ہین کہ انکو
احتیاج دلی ہوتا اور زبان سے سوال نہین کرتے ہین اوس طعام تقسیم مین
دیا گیا وہ کو بدون سوال کے ثواب ہوجاتا ہے اسکو استعمال مین
لاوے اگر چہ مین مردہ کے مغفرت چاہی تو ذات باری سے امید کرتے
ہین بخشدی اور زیادتی مراتب علیا کے عطا فرمادی انکا رحمت کر حضرت رحمت
اپنا بھیجے - شاید کسی کو یہہ خیال گذری کہ امیرون کو کیون دیتی ہین اور وہ کیون
لیتے ہین - جواب - اول تو جبکہ کلمہ طیبہ اوس طعام پر پڑہا گیا پس وہ طعام

بابرکت و منظم ہوگیا پس امیر اوس تبرک پاک کو کیون چھوڑین ہر شخص
دوڑکر بابرکت شئی کو لیتا ہی اور اگر امیرون کو نہ دیا جاوے تو امراو کے بوجہ
نہ ملنی تبرک کے دل شکستے ہوی اور بعض غربا اپنی غربت کو بوجہ شرمندگے ظاہر
نہ کرینگے اور محروم رہینگے یہہ بھی دل شکستے ہوی اور تبرک کیا تقسیم
کرنے لگا گویا امیرون و غریبون کے پڑتال کرنے لگا یہہ آداب محفل سے بعید
ہے بیت تا توانی درون کس مخراش ۔ کہ اندرین راہ خارہا باشد ۔ سوال
دن کیون مقرر کیا جاتا ہے (جواب) تعیین یوم محض نظر اسکے کی گئی کہ اجتماع لوگونکا باسانی
ہوجاوے (سوال) ہم کہتے ہین کہ بدون اجتماع لوگونکے کلمہ کا پڑھنا ممکن ہی اگر ایکہ آدمی ۷۰ ہزار کلمہ طیبہ
پڑہکر مردہ اوسکا ثواب بخشے ایصال ثواب ہوجاویگا (جواب) فائدہ اجتماع کا یہہ ہی جبکہ
پڑھنی کلمہ طیبہ کے واسطے عام و خاص دونون آتی ہین اور جبکہ ستر ہزار
کلمہ طیبہ پورا کرلیتے ہین کلمہ طیبہ کا ثواب مردی کو بخشتے ہین اور جمیع حاضرین
مردی کیواسطے مغفرت کے دعا کرتے ہین شاید اون دعا کرنیوالون مین کوئی
ولی اللہ ہو کہ اسکے دعا کے برکت سے مغفرت اوس مردہ کی ہوجاوی یا مرتبہ
علیا اوسکو نصیب ہو میان میری اس جماعت ذاکرین کلمہ طیبہ سے رو
گردانی مت کر اس جماعت مین نزول انوار الٰہی و باران رحمت ہوتا ہے
فرمایا رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہشت مارنے مرنے جاوے دن سے
بہلا ہے خرچ کرنے سونے و روپیے سے بہلا ہے وہ کیا ہے ذکر کلمہ طیبہ ۔ سوال دن

مقرر کرنا منظر فائدہ مذکورہ ہی مگر تخصیص روز سوم کے کیوں ہی کبھی دوسرا
اور کبھی چوتھا روز بھی مقرر کیوں نہیں کرتے - جواب - اگر کوئی شخص
ہر سال حج کو جاتا ہی اور اسنے التزام کیا کہ بذریعہ ریل جایا کرونگا
اگرچہ دوسری راستہ بھی جا سکتا ہی مگر وہ التزاماً بذریعہ ریل ہی جاتا
ہے اور دوسری راستہ نہین جاتا پس یہہ التزام ہرگز اوسکے حق مین
بدعت نہ ہوگا اور مادہ موہوم متصور نہین تعیین یوم سوم کے وجہ یہہ ہے کہ
جسدن روز مردہ مرتا ہی وارثون کو رنج والم زیادہ تر ہوتا ہی جسمین
تجہیز و تکفین کا امر لاحق رہی ہی وارثون کی طبیعت گوارا نہین کرتی
دوسری روز رنج والم مین تخفیف ہوتی ہی ونیز منظر حال مردہ ایصال
ثواب جلد تر منظور ہوتا ہے لہذا دوسری روز نخود وغیرہ منگوا کر تیار
کرتی ہین تیسرے روز بوقت صبح مجتمع ہوکر کلمہ طیبہ پڑھتی ہین چونکہ
التزامات مذکورہ یعنی تعیین یوم سوم وشمار بر نخود وغیرہ بوجہ
فوائد خارجی اختیار کئے گئے لہذا مقدمہ ششم وتائید مثال مذکورہ وجہ
کوئی تعیین یوم سوم ہمیشہ یعنی کبھی تبدل تیسرے دن کا نہ کرنی
چاہیئے ہزار کلمہ طیبہ نخود پر شمار کرکے مردہ کی روح کو اوسکا ثواب
پہونچاتا ہے ہرگز اوسکے حق مین بدعت نہین بلکہ یہہ عمل یعنی سوم
کرنا جسکے واسطی کلمہ طیبہ پڑھوا کر بخشا جاوی اور جسنے اہتمام کروا کے

بخشوایا اور تسبیح پڑہنی دانون کے واسطے راہ نجات اور موجب مغفرت
سے نقل فرماتی ہیں سورہ فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ جسکا ایک قرآن ختم
کے برابر ثواب کہا ہی اور درود شریف جسکے فضیلت عیان ہی اگر
پڑھکر کسیکو بخشا شک مردہ و نیز پڑہنی والی کے حق مین بہت مفید ہی چونکہ
ایک جز اسکا سورہ فاتحہ ہی لہذا فاتحہ کہنے لگے کوئی بات اسمین خلاف
شرع نہین — اور جس کہانی پر کلام الٰہی پڑھا جاتا ہی وہ کہانا بابرکت
و متبرک ہو جاتا ہی اگر مسلمان اوسکو کہا دین تو کچھ اوسمین برائی نہین بلکہ نورانیت
جسم مین زیادہ پیدا کریگا شاید بعض مسلمانون کو یہہ خیال ہو کہ کلام
الٰہی کا اثر طعام پر نہین ہوتا اور بوجہ کلام الٰہی کے نورانیت طعام مین
نہین پیدا ہوتی ہی — ہم کہتے ہین کہ ہندو یا بعضے مسلمان کچھ علامات
آٹہ دون پر پڑہتے ہین اور لبدا وسکے آون آٹہ کو پہینکتے ہین جو موٹہ
کرکے تسخیر کیجاتی ہی جسکے واسطی پہینکنے والا ارادہ کرتا ہے اگرچہ وہ شخص
سو کوس کے فاصلہ پر ہو اوسکے جاکر لگتے ہین اور وہ شخص اوسکی صدمہ
سے مرجاتا ہی یا نقصان عظیم اوٹہاتا ہی یہہ موٹہ ایک قسم کی جادو سے
اور اہل اسلام کی نزدیک یہہ حق ہی ہمنے بطور مثال ایک بات ذکر کردے
ورنہ اور دلائل دیگر بہی ہین جو بخوف تطویل کلام یہان ترک کردے گئی جاتی
غور کرو شیاطین و نافرمانون کے کلام طعام پر اثر کرجاوین اور پاک

پروردگار کے کلام شریف کا اثر کہانے پر نہ ہو کیونکہ نہ ہو ضرور ہوتا ہے
پس فاتحہ کا دلوانا اور اوس طعام کو کہانا جسپر سورہ فاتحہ وغیرہ پڑہے
گئے درست ہی بلکہ یہہ طعام کہ جسپر کلام الٰہی پڑہا گیا بہت بہتر ہی اوسے
اوس طعام سے ہی کہ جسپر کلام الٰہی نہین پڑہا گیا۔ بیان خواب۔
ایک روز بوقت صبح صادق نماز پڑہ کر مین لیٹا میری آنکہہ لگ گئی خواب
مین کیا دیکہتا ہون کہ ایک مکان ہی جسکا دروازہ بڑا ہے اور اوس دروازہ
کے اندر اور دروازہ زنانی حویلی کا ہی اوس بڑی دروازہ مین جاکر بیٹہا گیا
دیکہتا ہون سامنی ایک تختہ لٹکا ہوا ہی اوسپر لکہا ہوا ہی کہ سوداگرون کے
جہاز اور کشتیان ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو کنارہ پر آکر پہونچا کرتی تہین اور وہ
سوداگر گیارہ تاریخ یعنی اوسی روز اسد کیواسطے کہانا پکاکر کہلایا کرتے تہی بطور
شکرانہ اونہین سوداگرون نے آپسمین یون صلاح کری کہ کہانا اللہ کیواسطے
ہم پکاتی ہین تو ثواب اسکا حضرت غوث الاعظم کی روح کو بخشدیا کرین تو اچہی بات
ہے۔ جاننا چاہئی کہ کلام پڑہنی اور کہانا کہلانی مین بالاتفاق کسی قسم کا
نقصان نہین اور تعین تاریخ گیارہ وجہ خارجی ہی جیسا کہ خواب مذکورہ سے
مفہوم ہی قطع نظر اوسکے اور بہی وجہ لوگون نے تحریر فرمائی ہین بنظر
خوف تطویل کلام ترک کردی گئے ہین لہٰذا مقدمہ ششم و بتائید خواب مذکورہ
تاریخ گیارہ کو فاتحہ دلوانا۔ جسکو گیارہوین کہتے ہین درست ہی کیونکہ یہہ التزام

تاریخ کیا رہ کا بوجہ امر خارجی ہے - واضح ہو کہ جس امر کا ثبوت حدیث فعلی سے
ہو جیسا کہ وضو بقیہ مسنون مین داخل ہو جاوے ہی ہے ایسا ہی جس شی کا ثبوت
حدیث قولی سے ہو وہ بھی سنت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام مین داخل ہی پس
جن اشیا کا ثبوت حدیث مذکورہ بالا سی ہی وہ بھی خلاف سنت نہین بلکہ عین
سنت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام ہی اور جس شی کا ثبوت حدیث رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے ہو اوسکا منکر بدعتی ہوگا - یہہ خاکسار طالب عا بزرگان
دین و امیدوار جرائم از بارگاہ رب العالمین اپنا عقیدہ ظاہر کرتا ہے اشعار

بندہ پر درد گنا ہم امت احمد نبی ‌‌ — دوستدار چار یارم تابع اولاد علی
مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیل — خاکپای غوث الاعظم زیر سایہ ہر ولی

اور ہر مسلمان کو ترغیب عقیدہ مذکورہ بالا کی
دلواتا ہون کہ موجب نجات اور باعث رستگاری
عذابات الہی سے دن قیامت کے ہی اور جس شخص کا عقیدہ مثل مذکورہ بالا کی
دارین مین سرخروئی حاصل ہی علمای ظاہری و باطن نے اتفاق کیا ہے
اس بات پر کہ اللہ تعالی نے کل مخلوقات سے پہلے حضرت احمد مجتبے محمد
مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا نور کرامت ظہور پیدا کیا پہر اوس جوہر مجرد کو
موصوف بوصف رسالت فرما کر کل مخلوقات پر اوسکا جاہ و جلال ہویدا کیا
حدیث مین مروی ہی کہ لکہا اللہ تعالی نے ساق عرش پر قلم قدرت سے محمد

رسول اللہ خاتم الانبیاء اور لکھا نام حضرت کا بہشت کے دروازوں پر
اور لبتوں اور خیموں اور درختوں کے پتوں پر انتہی۔ صحیفہ آدم میں
آپکے بشارت کا بیان طویل جسکا مختصر یہہ ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے میں
مکے کا خداوند ہوں وہانکے رہنی والے میری ہمسائی ہیں اور اسکے زیارت
کرنے والے میری مہمان ہیں اوسکے تعمیر بلند کرونگا ابراہیم سے اور آبادی
اوسکے منتہی کرونگا تیری ایک فرزند پر جسکا نام محمد ہی وہ خاتم النبیین
اور میری گہر کا خاص والی ہوگا۔ اور صحیفہ ابراہیم میں ہے کہ تیری
دعا اولاد اسمعیل کی حق میں قبول کے اوسکے اولاد میں محمد نام پیدا
مقبول اور وہ چیدہ یا ہوا پیدا ہوگا وہ میری وحی پہونچا دیگا ایسے امت کو
جو سب امتوں سے بہتر ہے۔ توریت میں ہی کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدا
ہوگا مکہ میں اور ہجرت کریگا مدینہ میں اور ملک شام میں اوسکا راج ہوگا اوسکے
امت کے لوگ شکر گذار ہونگے اور ناف تک کمر بند باندہینگے اور اطراف بدن پر وضو
کرینگے بلندی پر اذان کہیں گے اور نماز میں صف سیدہے کرینگے اور زبور
میں چند مقام پر آپکے اوصاف جمیلہ مذکور ہیں کہ کسی نبی پر سوائی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے منطبق نہیں ہو سکتے۔ اور جبیر ابن مطعم روایت کرتے
ہیں کہ جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شہرہ مکے میں ہوا میں ملک شام
کو گیا ہوا تہا جب بصریٰ میں پہونچا وہان کے لوگوں نے مجھسے پوچھا تم حرم سے

آتا ہے میںنے کہا ہان وہ بولا تو پہچانتا ہے صورت اوس شخص کے جو کہ
کہین جھوٹی شرت کرتا ہی میںنے کہا ہان پہر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر ایک کلیسا
مین لیگئے اور بہت تصویرین دکہائین یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی تصویر دیکہی اور حضرت ابوبکرؓ کی بہی تصویر دیکہی کہ وہ حضرت کا زانو
پکڑی ہوتی ہین اونہون نی پوچہا تمنے پہچانی تصویر آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی میںنے کہا ہان لیکن اونکو نہ بتایا تاکہ اوسنکے معلومیت کا امتحان
ہوتب وہ خود بیان کرنے لگی کہ وہ تصویر یہہ ہے میںنے کہا ہان پہر وہ بولی
یہہ دوسرا شخص کون ہی جو حضرت کا زانو پکڑی ہوتی ہی تو اسکو پہچانتا
ہے میںنے کہا ہان وہ بولی کہ مصاحب ہین حضرت کے اور خلیفہ ہون گے
بعد آپکے ۔ روایت ہے جنگ احد مین جبکہ دندان مبارک آنسرور علیہ الصلوۃ
والسلام کفار نے شہید کیا ۔ فرشتے نی آکر سلام کیا اور کہا ای محمد خدا تعالی
نے مجہے آپکا فرمان بردار کیا ہے اگر آپ حکم دین تو دونون پہاڑ مکہ کے اوٹہاکر
انکے سر پہ ماردون کہ یہہ سب ہلاک ہوجائین فرمایا مین نہین چاہتا کہ یہہ لوگ
ہلاک ہون بلکہ امیدوار ہون خدا تعالی انکے نسل سے ایسے لوگ پیدا کری جو
اوسکے وحدانیت کا اقرار کرین اور بندگی بجالائین (بشارت) ای امت
محمد تمکو بشارت ہو کہ تمہاری مولی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم دشمنون کا
ہلاک ہونا گوارا نہین کرتے تمہارا دوزخ مین جانا اور ہلاک حقیقی مین مبتلا ہونا

پاک کے وجہ بیان کی کہ محمد بن عبداللہ سے رحم آمنہ مین قرار پکڑا اور وہ
اشرف اولین اور آخرین ہی اصنام توڑیگا اشیاء بد کو دور کریگا اور جو
موجب رضامندی جناب باری ہین اوسکے طرف توجہ دلوادیگا چنانچہ
اوس شب کو کہ اور حضرت محمد علیہ السلام حاملہ ہوئین تمام ربع مسکون
سرنگون ہوئی اور تخت ابلیس منکوس اور سریر بادشاہان نگون سار اور
زبان ملوک و اہل فرمان نطق و بیان سی گنگ ہوئی۔ صَلِّ وَسَلِّمْ یا اللہ علے
محمد نور اللہ ۞ مرحبا یا نور عینی مرحبا یا مرحبا ۞ مرحبا جد الحسین والحسن مرحبا ۞
کو والدہ اپکے سے منقول ہی کہ فرمایا وقت حمل کے کوئی علامت علامت حمل سے
مثل ضعف وغیرہ مجھپہ جاری نہین ہوئی شش ماہ تک مینی نہ جانا کہ حاملہ
ہون صرف یہی ہوا کہ ایام سے نہ ہوتی تہی بعد اوسکے ایک شخص نے درمیان
بیداری وخواب کے کہا کہ اپنی حمل کی تجھکو کچھ خبر نہین مینے کہا نہین بولا
آگاہ ہو کہ تیری پیٹ مین پیغمبر آخر الزمان ہی اوسوقت مجکو اپنی حمل سے
اطلاع ہوئی جب نو مہینے گذر گئے تب بارہوین تاریخ ربیع الاول کے دوشنبہ
کے دن وقت صبح صادق بعد چھ ہزار سات سو پچاس برس کے زمانہ آدم
علیہ السلام سے افتاب عالمتاب جلوہ افروز ہوا یعنے سید کونین سلطان
دارین احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار دن جاہ وجلال سے
دولت سرای اقبال مین ظہور اجلال فرمایا ابیات ذوق دل سی تم کرو تعظیم میلاد نبی

سر کریں ادھو سنو جب مصطفے پیدا ہوے ۔ صاحب صدق و صفا صل علی پیدا ہوے

ادی نور ہدا صل علے پیدا ہوئی ۔ آج فخر انبیا صل علی پیدا ہوئی

شافع روز جزا صل علی پیدا ہوئی ۔ ہر طرف مژدہ یہہ ہے خیر الوریٰ پیدا ہوئی

تو مبارک ہو محمد مصطفے پیدا ہوئی ۔ شادی میلاد کی ہر دم خوشی کیسے کرو

شافع محشر شہ ہر دو سرا پیدا ہوئی ۔ چاہئی پڑہنا درود ای دوستو دل سی ضرور

ہر طرف سی ہی صدا صل علی پیدا ہوے ۔ یہاں دہومن کے نور کا مجلس مین اسدم ہی اظہور

نور سے جنکے جہان مین انبیا پیدا ہوئی ۔ نوح کی کشتی بچے جنکے سبب طوفان سے

آج وہ ہی ناخدا صل علی پیدا ہوئی ۔ وہ چاند سا مکہر انام خدا وہ رنگ سنہرا صل علے

وہ گول بدن سانچے مین ڈہلا اسکا سراپا صل علے ۔ نہی ہو تو نیہ سر جنکے چک ہو چہرہ جیون بجلی کے دمک

نہی انتو نیہ موتی کی جہلک نور کا چکا صل علے ۔ مرحبا یا نور عینی مرحبا یا مرحبا ؛

بیان معراج امی مشتاقان احمدی وگدایان باب محمدی افضلترین مقامات اور بزرگترین حالات واقعہ معراج شریف ہی ابیات زسپہر کرد چنان گذر گزشتہ میگذرد نظر نہ بپا ز رفتن رہ انزنہ بروح نم نہ بجان ضرر نہ بجان سری نزول خبر نہ ملک رسید و نی لبشرنہ نو عروج پایہ او نگر کجا رسید بیک نظر بلغ العلے بکمالہ کشف الدجی بجمالہ حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ ؛ راوی لکھتا ہے کہ جب حضرت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم وہان پہونچی عرش کے جانب راست بارہ منبر اور جانب چپ ایک منبر عظیم مرصع انواع جواہر سے

حضرت نے دیکھکر احوال منبرون کا پوچھا خطاب آیا کہ داہنی طرف کے منبر اور
پیغمبرون کے واسطی اور منبر جانب چپ آپکی واسطی ہی بہشت عرش کے داہنی طرف
اور دوزخ بائین طرف واقع ہی منبر چپ آپکی واسطے تجویز ہوا ہی کہ قیامت کے
دن آپ اس منبر پہ جلوس فرما دین۔ اور دوزخیون کا گذر آخر اسیطرف سی ہوگا
اگر جیا نا کوئی آپ کے امت دوزخیون مین شامل ہوجاوے تو آپ اوسکی لکر
شفاعت کرین حبیب میری مجھی ہرگز منظور نہین کہ تمہاری امت کا کوئے
تنفس تنہائی عذاب ہوے صلی وسلم یا اللہ علے محمد نوراللہ: وہ براق
بیٹھے جبکہ وہان گئے جس جگہہ دخل بشر ہی نہین : راسد رہ پہ تہک کی دو سانپ
سے یون گویا روح الامین کی تو پر ہی نہین : ہوا عرش پہ جیسے وہ جلوہ فرا شب تار
مین ویسی قمر ہی نہین : گیا وہ تون جہان سی ہی آگی نکل وہان جس جگہ شام
و سحر ہی نہین : مناجات بلعجی کا باشی من موہن جا عرش پہ آیا آنن مین :
مین سکا سی کہون اب ای ری سکی جو دہوم تہی کون مکانن مین : واللیل ہی راکی
زلف دوتا والضحے ہی مکہہ اجیالیا : کس موہنہ سی بہلا ہو واکے ثنا جاکی ہو صفت
قرانن مین : جب وہ موہن انمول ادہا مکہہ پرسی پردہ کہول اوٹہا : لولاک لما نب
بول اوٹہا اوس امی لقب کی شانن مین : یٰس اور طٰہٰ لیکی صفت اور انا فتحنا دین
علم : کہل گیا تب تو سارا بہرم جب آیا وہ لاکے مکانن مین : سب حور و ملک جن
و پری سا نون سے فلک اور ساری بنی : تہی صل علے کی دہوم مچی آتی تہی صدا یہہ

گنا ہون مین ؛ ہی غرق گناہ سگرا عاصی مشہور تہارا یہہ داسی ؛ بادہ تمنا
پوہہ شمسی تربت ہی ہندوستان مین ؛ اسی معراج شریف کی برکت سے
شفاعت جناب رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام مومنین گنہگار سے جون جون
فریادین گے مناجات رب نستغفر لنا کہکر سجائی جائینگے ؛ ادخلونی الجنۃ
امادی سناتی جائینگے ؛ خرمن عصیان امت چارہ ساز بیکسان ؛ حشر مین
برق تجلی سے جلاتی جائینگے ؛ امتی ہونگی نہ مشغول فریقٌ فی السعیر ؛ سب
فریقٌ فی العدن بن بن کے جلتے جائینگے ؛ کلمہ تشفع لکم روز جزا سے شاد ہو ؛
حشر کو نامہ سیاہان سکراتی جائینگے ؛ چشم ماروشن سجا ای چشم بہی کردگار
سبکو وہ نور خدا جلوہ دکہاتی جائینگے ؛ تشنگان امتی عاصی کو حامد روز حشر ؛
آب کوثر شافع محشر پلاتی جائینگے ؛ ملایک خصائل فلک بارگاہ ؛ نبی کے تہے
نائب حبیب الہ ؛ ابوبکرؓ صدیق والا تبار ؛ جناب محمدؐ کے تہی یار غار ؛ شہ کشور عدل
و انصاف و داد ؛ حبیب جناب شفیع العباد ؛ عمرؓ ابن خطاب ذالاکرم ؛ شہ مومنین
مالک بحر و بر ؛ شہ کشور علم و حلم و حیا ؛ محب رسولؐ حبیب خدا ؛ جناب شہ پاک
عثمانؓ نام ؛ کیا جمع جسنے خدا کا کلام ؛ چہارم خلیفہ جناب علیؓ ؛ رسول خدا
کے تہے وہ بہی وصی ؛ لقب ہی انہین شیر کا شیر خدا ؛ وہی ہین دو عالم
مین مشکل کشا ؛ تصدق انہین چار ونکا ای خدا ؛ جمال جناب محمدؐ دکہانا
روایت ہی کہ زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین ایک شخص نے حبیب کے ساتہہ

نماز ادا کی - لہذا آپ نے ارشاد فرمایا پھر نماز پڑھ فصل انک لم تصل تو نے
نماز نہیں پڑھی آپ نے نماز سے منع نہیں فرمایا کہ نماز مت پڑھ بلکہ ارشاد
فرمایا عمدہ طور نماز کو ادا کر مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر کسے نیک کام میں بدامر
مل گیا ہی تو بری کام کے دور کرنے میں تاکید فرما دیں اور نیک کام کے ترغیب
دلا دیں - خذ ما صفا دع ما کدر ترجمہ بری کام کو ترک کریں اور نیک کام کو
اختیار کریں - حق ناحق کو ملا کر بیان کرنا جیسا کہ بعض صاحب کرتے ہیں خلاف
دینداری ہی +

اشتہار حسن فی تصنیف فی تمام الکلام ... رسل اللہ

واضح ہو کہ یہہ رسالہ نور علی نور درباره عقاید و اثبات اشیاء مذکورہ باسناد کتب معتبر
لکھا گیا برادران مومنین سے امید ہی کہ دل کو صاف فرما کر نیک نظر سے ملاحظہ فرما
اور عمل میں لا دیں سفر آخرت کیواسطے یہہ زاد راہ اچھا ہی اور یہہ خاکسار
مولف رسالہ ابن مولوی محمد تاج الدین خلف الصدق شاہ عبد الغنی صاحب
سجادہ نشین شاہ محمد رمضان علیہ الرحمۃ کھمی مومنین پڑھنے و سننے والوں
امیدوار ہی کہ بعد اختتام محفل میلاد شریف خلوت میں دعا خیر سے یاد فرما دیں

ہم نگر سو بسی جہاں بسی رمضان | آیا | وہ تو چشمہ فیض کا پی جای جہان
الٰہی ہو رمضان میرا شفیع | | بصدقہ رسالت محمد نبی

مصرعہ تاریخ

کفتہ | نو رمضان رونق دین عظیم ست | مرزا عبد ...